سوال

(75) قبروں والی مسجد میں نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ مساجد جن میں قبریں ہوں کیا ان مساجد میں نماز ہوجاتی ہے یا نہیں ؟ قرآن وسنت کی روشنی میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دیتے ہوئے وضاحت کریں ۔ (اکرب علی ، رشیدہ پورہ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی مساجد میں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر مساجد بنانے والوں کو معلون قرار دیا ہے اور قبروں پر مساجد بنانے سے قبروں پر اور قبروں کی طرف نماز پڑھنے سے روک دیا ہے ۔ جندن بن عبداللہ بھی کہتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے ان سے سنا ۔ انہوں نے کچھ باتیں ذکر کیں :

((وَاِنَّ مَن کَانَ قَبلَکُم کَانُوا یَتَّخِذُونَ قُبُورَ اَنبِیَائِہِم وَصَالِحِیہِم مَسَاجِدَ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا القُبُورَ مَسَاجِدَ، اِنِّی اَنہَاکُم عَن ذٰلِکَ))

''کہ جو تم سے پہلے تھے (یہود و نصاری) وہ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیتے تھے خبر دار تم قبروں کو مسجد نہ بنانا میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں'' ۔ (رواہ مسلم (۵۳۲) ابوداؤد)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا ۔

(بخاری (۳۹۰۰) مسلم (۵۲۹۹)

ان احادیث سے ثبات ہوا کہ قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روک دیا ہے ۔ جب قبروں پر مسجدیں بنانے سے روک دیا گیا ہے تو ایسی مساجد میں نامز پڑھنی بالاولی درست نہیں ہے کیونکہ یہ شریعت کا اول ہے کہ وسیلہ (ذریعہ کی حرمت اس چیز کے حرام ہونے کا وملتزم ہوتی ہے جو اس وسیلہ سے مقصود ہو مثلاً شریعت نے شراب کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے اور اس حرمت کے اندر اس کے پنی کی حرمت بھی موجود ہے ۔ یہاں شراب کی خرید و فروخت وسیلہ ہے اور اس کا مقصود شراب نوشی رکان ہے ۔ اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ قبروں پر مساجد بنانا کا حرام ہونا یہ صرف مساجد کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ امزکی وجہ سے ہے ۔ جس طرح گھروں اور محلوں میں مساجد بنانے کا حکم صرف مساجد کی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ نماز کیلیئے ہے ۔ مساجد بنانے کا حکم کا مقصد صرف یہ نہیں کہ ہم مسجدیں بناتے جائیں اور ان میں کوئی بھی نماز پڑھنے کیلیئے نہ آئے ۔ یہ بات آپ اس مثال سے سمجھیں کہ ایک شخص کسی غیر آباد جنگل میں مسجد باتا ہے جہاں کوئی نہیں رہتا اور نہ کوئی نماز پڑھنے کیلیئے آتا ہے تو ایسے شخص کو اس مسجد بنانے کا کوئی ثواب نہیں ہوگا بلکہ ممکن ہے وہ گنہگار ہو کیونکہ اُس نے مال کو ایسی جگہ پر صرف کیا ہے جہاں سے کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچتا ۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جس طرح شریعت نے مساجد بنانے کا حکم دیا ہے تو ضمناً ان میں نماز پڑھنے کا حکم بھی دیا ہے (کیونکہ مسجد بنانے کا مقصد نماز ادا کرنا ہی تو ہوتا ہے) اسی رح جب شرعیت نے قبروں پر

مسجدیں بنانے سے روکا ہے تو ضمناً ایسی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے بھی روک اہے اور یہ بات کسی بھی عقلمند آدمی سے مخفی نہیں ۔ اس لئے امام احمد بن جنبل رحمۃ اللہ نے ایسی مساجد میں ادا کی گئی نماز کو باطل قرار دیا ہے لیکن مسجد نبوی اس حکم سے مثتنی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نالے کر اس کی فضیلت بیان کی ہے جو دوسری قبروں پر بنی ہوئی مسجدوں میں نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں راس مسجد میں نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں روضۃ من ریاض الجنۃ بھی ہے ۔ جس طرح بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا اس کی فضیلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے معلوم تھی بعد میں مشرکین نے بت رکھ دیئے مگر رول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہواں نماز پڑھتے تھے اگر مسجد نبوی میں نامز کو فاسد اور اندرست قرار دے دیں تو مسجد نبوی کی فضیلت کو ختم کر کے دوسری مساجد کے برابر قرار دینے کے مترادف ہو گا جو کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں پھر یہ بھی یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مسجد اپنے اور مسلمانوں کیلیئے بنائی تھی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی جبکہ قربیں ولید بن عبدالمالک کے دور میں داخل کی گئی ہیں اس وقت مدینہ رالرسول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہ میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا ۔ پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پیچھے نماز پڑھنے سے بچنا چاہیے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ